بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سریہ رجیع کے حوالے سے آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت اور صحابہ ؓکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق و وفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سریہ رجیع کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس کی مزید تفصیل احادیث اور تاریخ میں جو بیان ہوئی ہے وہ اس طرح ہے۔ صحیح بخاری میں واقعہ رجیع کی بابت لکھا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دس آدمی سریے کے طور پر حالات معلوم کرنے کے لیے بھجوائے اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ ان مسلمانوں کا سامنا مخالف قبیلے بنو لحیان کے دو سَو تیر اندازوں سے ہوا۔ مسلمان انہیں دیکھ کر ایک ٹیلے پر پناہ گزین ہو گئے۔ مخالفین نے انہیں پناہ دینے اور قتل نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ سریہ کے امیر حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ نے کہا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے مَیں کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتروں گا۔ پھر ان سب نے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے حالات اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک پہنچا دے۔ کافروں نے ان پر تیر چلائے اور حضرت عاصمؓ سمیت سات صحابہؓ شہید ہو گئے۔

تین آدمی ان کی پناہ کی پیشکش پر نیچے اتر آئے۔ مخالفین نے ان تینوں کو قابو کر لیا اور رسیوں سے باندھ دیا۔ ان تینوں میں سے ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن طارقؓ نے کہا کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے جو تم نے کی۔ بخدا! مَیں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ اس پر کافروں نے پہلے انہیں مجبور کیا اور جب وہ نہ مانے تو انہیں بھی وہیں شہید کر دیا۔ دو صحابی حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ باقی بچ گئے، کافروں نے انہیں لے جا کر مکّے میں فروخت کر دیا۔ حضرت خبیبؓ کو بنو حارث بن عامر بن نوفل بن عبدِ مناف نے خرید لیا۔ گو بخاری کی

روایت کے مطابق تو دس صحابہ کی یہ پارٹی جاسوسی کے لئے ہی تھی اور چھپتے چھپاتے جا رہی تھی کہ یثرب کی کھجور کی گٹھلیوں کو پہچان کر ایک عورت نے شور مچا دیا اور دشمن نے ان پر حملہ کر دیا لیکن زیادہ تر سیرت نگار یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ پارٹی ارد گرد کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے تیار ہی تھی، ابھی گئی نہیں تھی کہ آنے والے وفد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پارٹی کو روانہ کر دیا۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی مختلف تاریخوں کی کتابوں سے جو اخذ کیا ہے اور یہی بیان فرمایا ہے کہ بخاری یا جن کتب سیرت میں ان کے چھپ کر سفر کرنے کا ذکر ہے وہ راویوں کا سہو معلوم ہوتا ہے کیونکہ اب اس پارٹی کو چھپنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اب تو یہ عضل اور قارہ کے لوگوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ ہاں یہ ضروری قیاس کیا جا سکتا ہے کہ جب یہ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے ہیں تو عضل اور قارہ کے لوگوں نے جو دراصل ایک سازش کے تحت ان لوگوں کو لے کر آئے تھے یہاں پہنچ کر انہوں نے بدعہدی کرتے ہوئے اور پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت بنولحیان کو اطلاع کر دی ہوگی اور وہ دو سو حملہ آوروں کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ واللہ اعلم

حضرت عاصم کے بہادری سے لڑ کر جامِ شہادت نوش کرنے کا بھی تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ آپؓ پہلے تیروں سے دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ جب تیر ختم ہو گئے تو نیزے سے دشمن پر وار کرتے رہے۔ جب نیزہ بھی ٹوٹ گیا اور صرف تلوار باقی رہ گئی تو تلوار سے دشمن کا مقابلہ کیا اور جب آپ کو اپنی شہادت کا یقین ہو گیا تو آپؓ کو اپنے ستر کی فکر ہوئی کیونکہ کافر جسے شہید کرتے اس کی لاش کو روندتے اور برہنہ کر دیتے۔ آپؓ نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ! مَیں نے دن کے پہلے حصّے میں تیرے دین کی حفاظت کی ہے۔ پس دن کے دوسرے حصّے میں تُو میرے ستر کی حفاظت کرنا۔ اس کے بعد آپؓ شہید ہو گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ نے ماہِ صفر ۴ھ ہجری میں اپنے دس ساتھیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر عاصم بن ثابتؓ کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ خفیہ خفیہ مکّے کے قریب جا کر قریش کے حالات معلوم کریں اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دیں۔

حضرت عاصمؓ نے چونکہ ایک بہت بڑے مشرک سردار کو قتل کیا تھا اس لیے جب قریشِ مکّہ کو یہ اطلاع ملی کہ شہید ہونے والوں میں عاصم بن ثابتؓ بھی شامل ہیں تو انہوں نے حضرت عاصمؓ کا سر یا جسم کا کوئی اور عضو لینے کے لیے چند آدمی روانہ کیے۔ حضرت عاصمؓ نے جس سردار کو قتل کیا تھا اس کی ماں نے یہ عہد کیا

تھا کہ مَیں اپنے بیٹے کے قاتل کی کھوپڑی میں شراب ڈال کر پیوں گی۔ مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جب یہ لوگ حضرت عاصمؓ کی لاش کے قریب پہنچے تو کیا دیکھا کہ ان کی لاش پر زنبوروں اور شہد کی مکھیوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ انہوں نے مکھیوں اور زنبوروں کو ہٹانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ ہٹیں بالآخر وہ لوگ خائب و خاسر لوٹ گئے۔ اس کے بعد جلد ہی بارش کا ایک طوفان آیا اور عاصم کی لاش کو وہاں سے بہا کر کہیں کا کہیں لے گیا۔

حضرت عاصمؓ جب مسلمان ہوئے تھے تو انہوں نے قسم کھائی تھی کہ آئندہ ہر مشرکانہ رسم سے دُور رہیں گے یہاں تک کہ کبھی کسی کافر سے مس بھی نہیں کریں گے۔ جب حضرت عمر فاروقؓ کو عاصمؓ کی شہادت اور اس سب واقعے کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے عہد کا کیسا پاس رکھتا ہے۔ عاصمؓ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی کسی کافر سے مس نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد بھی اس کی اس قسم کا پاس رکھا اور کافروں کو اسے چھونے نہ دیا۔

باقی صحابہ بھی بڑی بہادری سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے اور آخر میں تین اصحابؓ باقی بچے جن میں حضرت خبیبؓ، حضرت زید بن دثنہؓ اور حضرت عبد اللہ بن طارقؓ شامل تھے۔ دشمنوں نے ان تینوں صحابہ کو پہلے عہد و پیمان دیا کہ وہ انہیں کچھ نہیں کہیں گے اور جب انہوں نے خود کو ان کے حوالے کر دیا تو کافروں نے ان سے عہد شکنی کی۔ عبد اللہ بن طارقؓ کی شہادت کے بعد ان مخالفین نے روپے کی لالچ میں خبیبؓ اور ابن دثنہؓ کو مکّے میں فروخت کر دیا۔ خبیبؓ کو حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے خرید ا کیونکہ خبیبؓ نے بدر کی جنگ میں حارث کو قتل کیا تھا جبکہ زید بن دثنہؓ کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا۔

جب حضرت زید بن دثنہؓ کو شہید کرنے کے لیے لایا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ اے زید! مَیں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تُو یہ پسند کرتا ہے کہ تیری جگہ ہمارے پاس محمد (ﷺ) ہوں اور ہم تیری جگہ محمد (ﷺ) کی گردن ماردیں اور تُو اپنے اہل و عیال میں رہے۔ حضرت زید نے کہا کہ: اللہ کی قسم! مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ محمد ﷺ اس وقت جس مکان میں ہیں وہاں ان کو کانٹا بھی چبھے اور وہ انہیں تکلیف دے اور مَیں اپنے اہل و عیال میں رہوں۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ مَیں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی سے ایسی محبت کرتا ہو جیسے محمد (ﷺ) کے اصحاب محمد (ﷺ) سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت زیدؓ کو شہید کر دیا گیا۔

ابن اکوع نے ذکر کیا ہے کہ خبیبؓ اور زیدؓ دونوں ایک ہی دن شہید کیے گئے تھے۔ جس دن یہ دونوں شہید کیے گئے اس روز سنا گیا کہ آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ علیکم السلام یعنی تم دونوں پر بھی سلامتی ہو۔

حضرت خبیبؓ کے ساتھ حارث کے لڑکوں نے بڑا ناروا سلوک کیا۔ حضرت خبیبؓ نے انہیں کہا کہ کوئی معزز قوم کبھی اپنے قیدی کے ساتھ اس طرح کا رویّہ نہیں رکھتی۔ کافروں پر اس بات کا اثر ہوا اور انہوں نے اس کے بعد ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا شروع کر دیا۔ جب حضرت خبیبؓ قید میں تھے تو ایک روز ایک بچّہ ان کے پاس آ گیا۔ خبیب کے ہاتھ میں اس وقت اُسترا تھا، آپؓ نے اس بچے کو لے لیا۔ یہ دیکھ کر اس کی ماں ڈر گئی کہ کہیں خبیبؓ اس بچے کو نقصان نہ پہنچائیں۔ حضرت خبیبؓ نے اس عورت کے چہرے پر خوف کو محسوس کر لیا اور کہا کہ تم ڈرتی ہو کہ مَیں اس بچے کو نقصان نہ پہنچاؤں؟ بخدا! مَیں تو ایسا نہیں ہوں۔

وہ عورت کہا کرتی تھی کہ مَیں نے کبھی ایسا قیدی نہیں دیکھا جو خبیبؓ سے بہتر ہو۔ مَیں نے ایک دن انہیں دیکھا تھا کہ انگور کا خوشہ ان کے ہاتھ میں تھا اور وہ اسے کھا رہے تھے اور وہ زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکّے میں کوئی بھی پھل نہیں تھا۔ یہ اللہ کی طرف سے رزق تھا جو اس نے خبیبؓ کو دیا۔

جب قریش انہیں شہید کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو انہوں نے دو رکعت نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے انہیں اجازت دے دی۔ خبیبؓ نے نماز پڑھی اور کہا کہ مَیں نے اس خیال سے کہ تم کہو گے کہ مَیں گھبراہٹ کی وجہ سے دیر کرتا ہوں یہ نماز مختصر پڑھی ہے۔ پھر انہوں نے اپنے خدا سے دعا مانگی اور یہ کہا کہ اے اللہ ان یعنی دشمنوں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر دے۔ حضرت خبیبؓ نے یہ شعر بھی پڑھے کہ جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں مارا جا رہا ہوں تو مجھے پرواہ نہیں کہ کس کروٹ اللہ کی خاطر گروں گا اور میرا یہ گرنا اللہ کی ذات کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو ٹکڑے کئے ہوئے جسم کے جوڑوں کو برکت دے سکتا ہے۔ اس کے بعد کافروں نے آپؓ کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان لوگوں کی یہ موت سے بے خوفی تھی، قربانیاں تھیں۔ یہ صحابہؓ اسلام کی خاطر ہر وقت جان کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنے والے تھے۔

اس سریہ کا ابھی مزید ذکر ہے جو آئندہ بیان کر دوں گا۔ ان شاء اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔